س۱- اسلام میں عورتوں کے حقوق مغرب میں عورتوں کے حقوق سے کس طرح مختلف ہیں؟

ج- اسلام کی آمد سے پہلے دنیا میں عورت کو پست اور حقیر سمجھا جاتا ہے تھا۔ سرزمین عرب میں تو عورت کی کوئی حیثیت ہی نہ تھی۔ زمانہ جاہلیت میں کسی کے گھر میں لڑکی پیدا ہوتی تو اسے زندہ درگور کردیا جاتا تھا۔ یمن، یونان، ہندوستان، مصر، روم، ایران اور چین جیسے ممالک اگرچہ تہذیب و حکمت کے گہوارے خیال کیے جاتے تھے لیکن ان میں بھی عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی بعض ملکوں میں تو اسے قابل فروخت مال و متاع سمجھا جاتا تھا۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں سے متعلق ہدایت و رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ بنیادی انسانی حقوق کا ایک جامع منشور عطا کرتا ہے۔ اسلام وہ پہلا نظام ہے جس نے عورت کو ذاتی تشخص فراہم کرکے اُسے زندگی میں ایک باقاعدہ حیثیت عطا کی۔ اسے وراثت میں حقہ دار بنایا اس کے حقوق کو سرعام تسلیم کیا اور ان حقوق کو پورا کرنے پر زور دیا۔

- حقوقِ نسواں کے لغوی معانی:-

نسواں عربی زبان کا لفظ "نساء" سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں "عورت" اور حقوقِ نسواں سے مُراد "عورتوں کے حقوق" ہیں ہے۔

- حقوقِ نسواں کے اصطلاحی معنی:-

اصطلاح میں اس سے مُراد وہ بنیادی حقوق یا اخلاقی اصول ہے

Scanned with CamScanner

جو ہر عورت کا حق ہے اور اُن کے ہر کسی پر فرض ہیں۔

• شریعت میں عورتوں کے حقوق :-

شریعت خواتین کو روحانی اور فکری طور پر مردوں کے برابر قرار دیتی ہے۔

قرآن نے بھی مرد اور عورت دونوں کو عزت بخشی ہے اور دونوں کی برابری پر زور دیا ہے۔ دونوں کا ذکر ساتھ آیا ہے۔ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ: مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے، مومن مردوں اور عورتوں کے لیے، متقی مرد اور عورتوں کے لیے، ان مردوں اور عورتوں کے لیے جو صبر و تحمل سے کام لیتے ہیں۔

(33:35)

• عورتوں کے بنیادی حقوق :

جس طرح ہر انسان کے حقوق ہیں اسی طرح عورتوں کے بھی حقوق ہیں اور اُن کو بھی بنیادی حقوق حاصل ہونا چاہیے جس طرح تمام انسانوں کو حاصل ہے۔

① انسانی برابری کا حق :-

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام انسان برابر ہیں۔ اسی لیے طرح انسانوں کو برابر سمجھا جاتے۔ اور چونکہ عورت بھی انسان ہے اُسے بھی برابری کا حق حاصل ہو۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: "اُس نے تمام لوگوں کو ایک روح سے پیدا کیا ہے"

(4:1)

مزید فرمایا:

ترجمہ: "اے لوگوں ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے

Scanned with CamScanner

پیدا کیا ہے۔ قومیں/قبیلے اس لیے بنائے ہیں تاکہ تم ایک دوسرے میں فرق کر سکو۔"
(49:13)

② زندگی کا حق:

زندگی عورتوں کا بھی حق ہے۔ اُس کو مفلسی کے ڈر، بوجھ سمجھ کر قتل کر دینا بالکل غلط ہے۔

ترجمہ: "اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا، اُن کو اور تم کو رزق ہم ہی دیتے ہیں۔
(17:31)

ایک اور جگہ ناحق قتل سے متعلق قرآن میں آتا ہے:
ترجمہ: "ایک انسان کا قتل ناحق پوری انسانیت کا قتل ہے گویا جس نے ایک انسان کا قتل کیا اُس نے پوری انسانیت کا قتل کیا۔

③۔ عزت کی تحفظ کا حق:

عزت کی تحفظ کا حق بھی اللہ کے پاس ہے۔
ترجمہ: "بے شک عزت اور ذلت اللہ ہی کے پاس ہے۔" (۳:۲۶)

④۔ تعلیم کا حق:

تعلیم حاصل کرنا عورت کا بنیادی حق ہے۔ اور انھوں ان کو اس حق سے بھی محروم نہیں رکھنا چاہیے۔ اس بات کی وضاحت آنحضور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ہوتا ہے جہاں اُنہوں نے فرمایا "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

⑤۔ جائداد کا حق:

عورت کا اُس کے مال پر بھی پورا پورا حق ہے۔ اور یہ حق بھی

عورت کو قرآن نے عطا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں۔
ترجمہ: "جو مرد کمائے ان کا ان کی کمائی میں حصہ ہے اور جو عورت کمائے ان کا ان کی کمائی میں حصہ ہے۔" (4:32)

مغرب میں عورت کو یہ حق حقوقِ نسواں کی دوسری لہر کے بعد ملا۔
(Second wave of feminism)

۱۔ اسلام میں عورت کا مقام:

اسلام کی آمد عورت کے لیے غلامی، ذلت اور ظلم و استحصال کے بندھنوں سے آزادی کا پیغام تھی۔ اسلام نے ان تمام بری رسوم کا خاتمہ کیا جو عورت کے انسانی وقار کے منافی تھیں۔ عورت کو وہ حقوق عطا کیے جس کی وہ حقدار تھیں۔ اسلام نے عورت سے دائمی گناہ کی لعنت کو ختم کیا۔ عیسائی تعلیمات کی رو سے عورت نے آدمؑ کو بہکایا، جب کہ اسلام کی رو سے شیطان نے دونوں کو بہکایا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
"پھر شیطان نے انہیں اس جگہ سے ہلا دیا اور انہیں اس (راحت کے) مقام سے، جہاں وہ تھے، الگ کر دیا۔" (البقرہ: 36)

اسلام کے ذریعے عورت کو زندگی کا تحفظ، معاشی حقوق، روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم اور علاج کے حوالے سے بھی تحفظ ملا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان معاشرہ بھی عورت کو وہی مقام عطا کرے جس کی وہ حق دار ہے۔

۲۔ قرآن میں عورت کا مقام:

قرآن میں عورت کے حقوق و فرائض کیا ہیں اللہ تعالیٰ نے واضح کر کے بتا دیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

وعاشروھن بالمعروف ج (النسا: ۱۹)

ترجمہ: "عورتوں کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور انصاف کو ملحوظ رکھو۔"

Scanned with CamScanner

۰ احادیث رسول ﷺ میں عورت کا مقام:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی سخت تاکید کی۔ آپ ﷺ کی بیشتر حدیث میں اس بات پر زور دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"دنیا ساز و سامان ہے اور دنیا کا بہترین ساز و سامان نیک عورت ہے۔"

• ترمذی اور نسائی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"کامل مومن وہ ہے جس کا کردار اچھا ہو اور جو اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرے۔"

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"مومن مرد اور ایمان دار عورت (بیوی) سے نفرت نہ کرے۔ اگر اس کی کوئی ایک عادت یا صفت اسے ناپسند ہوگی تو اس کی کسی دوسری صفت سے وہ خوش بھی ہوگا۔" (مسلم)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مزید روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"تم میں سے کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔ اور تم میں سے سب سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہے۔" (ترمذی)

۰ اسلامی معاشرے میں عورت کا مقام:

اسلام میں معاشرے میں کے آغاز سے ہی عورت کو عزت دی گئی ہے۔ عورت ماں کے روپ میں، بیٹی کے روپ میں، یا بیوی کے روپ میں، اسلام ہر حیثیت سے اس کو قدر و منزلت عطا کرتا ہے۔

(۱) عورت بحیثیت ماں:

اسلام میں ماں کو بلند درجہ عطا کیا گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا:
"جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔"

Scanned with CamScanner

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

ترجمہ:۔ اور آپ کے رب نے حکم فرمادیا ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو۔"

(۲)۔ عورت بحیثیت بیوی:

اس سلسلہ میں سب سے پہلی حقیقت جس کی پردہ کشائی کی گئی ہے، یہ ہے:

ومن کل شی خلقنا زوجین۔ (الزریت : ۴۹)

ترجمہ:۔ اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کیے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہاں: عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے، اور اللہ کے حکم کے ذریعے حلال کیا ہے۔ ان کے حقوق تم پر ہیں اور تمہارے حقوق ان پر ہیں۔ (ابنِ ہشام)

(۳)۔ عورت بحیثیت بیٹی:

جہاں تک عورت بحیثیت بیٹی کا تعلق ہے اس کا اندازہ قرآن پاک کی سورۃ النحل میں سے ہوتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ:۔ "اور یہ لوگ اللہ کے لیے تو بیٹیاں تجویز کرتے ہیں (اور) وہ ان سے پاک ہے اور اپنے لیے (بیٹے) جو (دل پسند) ہیں۔ جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کے پیدا ہونے) کی خبر ملتی ہے تو اس کا منہ (غم کے سبب) کالا پڑ جاتا ہے اور (اس کے دل کو دیکھو تو) وہ اندوہناک ہوجاتا ہے۔ اور اس خبر بد سے (جو وہ سنتا ہے) لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور) سوچتا ہے کہ آیا ذلت برداشت کرکے لڑکی کو زندہ رہنے دے یا زمین میں گاڑ دے گا۔ دیکھو یہ جو تجویز کرتے ہیں بہت بری ہے۔" (النحل : 59-57)

اس کے مقابلے میں اسلام نے بیٹی کو ایسے عزت دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned with CamScanner

سیدہ فاطمہ الزہرا رضا کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔ اپنی نواسی حضرت امامہ رضا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اس حال میں لے آئے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر سوار تھیں۔

حضرت انس رضا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش و تربیت کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہو گئیں، قیامت والے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح (قریب قریب) ہوں گے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ملائیں (یعنی ملا کر دکھایا کہ اس طرح ہم دونوں ساتھ ساتھ ہوں گے۔) (مسلم)

اسلام میں عورت مکمل طور پر آزاد شخصیت ہے۔ وہ اپنے نام سے کوئی بھی معاہدہ یا وصیت کر سکتی ہے۔ وہ بطورِ ماں، بیوی، بہن اور بیٹی کی حیثیت سے وراثت کی حقدار ہے۔ اسے اپنے شوہر کے انتخاب کی مکمل آزادی ہے۔ اسلام نے تو عورت کو ہر حق بنا محنت کے، تحفے کی صورت میں عطا کر دیا گیا لیکن مغرب میں ایسا نہ تھا۔ عورت کو اپنا حق منوانے کے لیے کڑی محنت و مشقت کرنی پڑی۔ تب جا کر اُن کو بنیادی حقوق فراہم ہوئے۔

مغرب میں خواتین کے حقوق:

۱۹۴۸ء میں انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ تمام انسان "آزاد پیدا" ہوئے ہیں اور وقار اور حقوق میں برابر ہیں۔ اسی لیے تمام لوگ آزادی، وقار اور مساوی حقوق کے حقدار ہیں، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ اس کے باوجود ہر روز اور پوری دنیا میں خواتین اور لڑکیوں کو اب بھی امتیازی سلوک اور انسانی حقوق کی

Scanned with CamScanner

خلاف ورزیوں کا سامنا ہے۔ مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ غربت میں زندگی گزار رہی ہیں۔ انہیں صحت کی سہولیات تک کی رسائی نہیں ہے اور جائیداد یا زمین کی ملکیت کے حوالے سے بھی ان کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ Medica Mondiale خواتین کے حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں بیداری پیدا کرتی ہے۔ اور اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کررہی ہیں کہ دنیا بھر میں خواتین کو انصاف کا درجہ حاصل ہو اور وہ عزت کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔

خواتین کے حقوق انسانی حقوق ہیں۔ عورتیں انسان ہیں اس لیے ان کے بھی یکساں بنیادی حقوق ہیں۔ جیسے تعلیم، تشدد سے پاک زندگی، منصفانہ اجرت، یا ووٹ۔ تاہم دنیا میں بہت سے انسان ہیں جن کے انسانی حقوق سے وہ محروم ہیں۔ آج کے دورِ جدید میں بھی انسان عورتیں اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھاتی نظر آرہی ہیں۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد ۱۹۴۸ میں انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کو اپنا کر بین الاقوامی برادری نے صنف، مذہبی اور سیاسی عقائد، قومی اور نسلی بنیادوں، یا سماجی ~~حیثیت~~ حیثیت سے قطع نظر تمام لوگوں کے لیے جامع تحفظ قائم کرنے کی کوشش کی۔ علامیہ بنیادی، سیاسی، سماجی اور ثقافتی حقوق کو قائم کرتا ہے۔ ان میں تشدد اور امتیاز سے پاک زندگی گزارنے کا حق، تعلیم اور صحت تک کی رسائی کا حق، جائداد کی ملکیت کا حق، جائیداد کی، ووٹ کا حق' اور "مساوی کام کے لیے! مساوی تنخواہ کا حق شامل ہے۔ اس کو اپناتے ہوئے پہلی بار قانون کی نظر میں مرد اور عورت کو برابری کا مقام حاصل ہوا۔ تاہم اس مقصد تک پہنچنے کے لیے ابھی بھی عورتوں کو دنیا بھر میں جدوجہد کرنا پڑرہی ہیں۔ (اولمپ ڈی گوجز نے ۱۸ویں صدی فرانس میں کہا:

ہم مائیں، بیٹیاں، بہنیں، قوم کے نمائندے ہیں، سب کا مطالبہ ہے کہ قومی اسمبلی کی تشکیل کی جائے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ جہاں

Scanned with CamScanner

[...] یہ عورت کے حقوق کی خلاف ورزی ہی عوامی بدقسمتی اور حکومتوں کی بدعنوانی کا واحد سبب ہے، [ہم] نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ عورت کے فطری، ناقابلِ تنسیخ اور مقدس حقوق کو ایک پُر جوش اعلان میں بنایا جائے۔

(اولمپ ڈی گوجز - ۱۸ویں صدی فرانس)

① - ۱۷۸۹ : فرانس - انسانی حقوق کی طرف پہلا قدم:-

۱۷۸۹ میں انسانی حقوق کی کے فرانسیسی اعلامیے میں خواتین کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اس وقت فرانسیسی اصطلاح 'ہیوم' کو 'انسان' کے طور پر سمجھا جاتا تھا۔ اور تعریف کے مطابق شہریوں کا مرد ہونا ضروری تھا۔ لہٰذا یہ ابتدائی اور شہری حقوق اس کے مطابق صرف مردوں کے لیے دیے گئے تھے۔ خواتین کے ساتھ مساوی سلوک نہیں کیا جاتا تھا اس لیے وہ مساوی حقوق کی مستحق نہیں سمجھی جاتی تھیں۔

② - ۱۷۹۱ : اولمپ ڈی گوجز =

صرف مردوں کے خلاف حقوق کے خلاف مزاحمت میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔ ان آوازوں میں خواتین کے پہلے کلب شامل تھے، جو انقلابِ فرانس کے دوران قائم کیے گئے تھے، اور ان کا مطالبہ تھا کہ خواتین کو مردوں کے برابر سمجھا جائے۔ ۱۴ ستمبر ۱۷۹۱ نے حقوقِ نسواں اور خاتون شہری کے اپنے اعلامیہ کے آرٹیکل 1 میں "عورت آزاد پیدا ہوئی ہے اور حقوق میں مرد کے برابر ہے" کا اعلان کیا۔

درحقیقت خواتین کے حقوق انسانی حقوق ہیں اس بات کو ثابت قدمی اور عزم کی ضرورت تھی اور اب بھی درکار ہے۔ یہ شعور پیدا ہوتے ہی مغرب میں اس کے لیے کوششیں جاری رہیں۔

③ - ۱۹۴۶ : اقوامِ متحدہ میں خواتین کے حقوق کے کمیشن کا قیام:

١٩٤٦ میں اقوام متحدہ کے اقتصادی اور سماجی کونسل نے خواتین کی حیثیت سے متعلق کمیشن (CSW) کا قیام کیا۔ اس کا واضح مساوات اور خواتین کے حقوق کو فروغ دینا اور ان کی نگرانی کرنا تھا۔ دنیا بھر میں ٤٥ ممبران ہر سال میں ایک مرتبہ ملاقات کرتے ہیں تاکہ اس مقصد سے متعلق کی جانے والی کوششوں کا جائزہ لیا جا سکے اور خواتین کے حقوق کے لیے مزید بہتری لائی جا سکے۔

④ - ١٩٦٦ : خواتین کے حقوق کے لئے مزید کاوشیں:

انسانی حقوق کے اعلامیہ میں قائم کردہ عمومی اصولوں سے متعلق پابند وعدوں کی حوصلہ افزائی کے لیے، ١٩٦٦ میں اقوام متحدہ نے انسانی حقوق کے دو میثاقوں کو اپنایا، اور ان کی کا تعلق خاص طور پر خواتین کے حقوق سے تھا۔ ایک کو شہری اور سیاسی حقوق کا احاطہ کرنے والی والے شہری عہد کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ان میں آزادی اظہار کا حق، رازداری کی آزادی اور اجتماع کی آزادی شامل ہیں۔ دوسرا جسے سماجی عہد کے نام سے جانا جاتا ہے، اقتصادی، ممبرا سماجی اور ثقافتی حقوق سے متعلق ہے۔ اس معاہدے کے مطابق تعلیم اور مناسب معیارِ زندگی کا حق حاصل ہوا۔ یہ دونوں معاہدے ١٩٧٦ میں نافذ ہوئے۔

⑤ - ١٩٧٩: بین الاقوامی سطح پر دستاویزی خواتین کے حقوق CEDAW -

انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ صرف بنیادی اصولوں کو قائم کرتا ہے۔ اس لیے خواتین کے حقوق کو یقینی بنانے کے لئے مزید کوشش کی گئی۔ اس خلا کو پر کرنے کے لیے اقوام متحدہ کی طرف سے خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک کے خاتمے کے لیے (CEDW) کنونشن قائم کیا۔ جو دسمبر ١٩٧٩ میں منظور ہوا۔ اس کنونشن کو حقوق نسواں کے کنونشن کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ریاستوں کو اس کی توثیق کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ وہ اس پر عمل کرے۔ یعنی ثقافت، معاشرے، تعلیم، سیاست اور قانون سازی کے شعبوں میں خواتین کے ساتھ مل کر کام کرے۔

Scanned with CamScanner

خلاصۂ بحث:

اسلام نے عورتوں کے حقوق و فرائض کو اسلام کے عروج کے ساتھ ساتھ ہی عطا کیا۔ لیکن اس کے باوجود مغرب میں خاتون خواتین اس روشنی سے طویل عرصے تک محروم رہیں۔ آج تک یہ سارے بنیادی حقوق ایک طویل عرصے کی جدوجہد کا سامنا کرنے کے بعد عطا ہوا۔ "گلوریا سٹائنم نے کہا تھا" عورتوں کے مساوات کے لیے جدوجہد کی کہانی کسی ایک نسوانیت پرست یا کسی ایک تنظیم کی کہانی نہیں ہے، یہ ان سب کی اجتماعی کوشش ہے جو انسانی حقوق پر یقین رکھتے ہیں"۔ مغرب میں عورتوں کی جدوجہد انہی حقوق کے لیے تھی جو قرآن نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے چودہ سو سال قبل ہی فرض قرار دیا۔ مغرب میں عورتوں کے بنیادی حقوق اسلام میں بنیادی حقوق سے اس طرح مختلف ہیں کہ مغربی حقوق لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں جبکہ اسلامی حقوق اللہ کی طرف سے تحفہ ہیں، عورتوں کے لیے صرف عورت ہونے پر۔ قرآن نے بھی عورت کو عزت دی اس بات کا اندازہ صرف اس بات سے ہو جاتا ہے کہ قرآن پاک کی پوری سورۃ النساء عورت کے نام سے ہے۔ دوسرا بنیادی فرق یہ ہے کہ اسلام میں عورت کو اپنے حق کے لیے کسی اجلاس، کنونشن یا عورت مارچ کی ضرورت نہیں پڑی۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی معاشرے کو برائی اور فساد سے بچانے کے لیے حقوق و فرائض شروع سے ہی بتا رکھے ہیں۔ اور تیسرا فرق یہ ہے کہ مغرب میں عورتوں کے حقوق کی خلاف ورزی پر دنیا کے عدالتوں میں فیصلہ یا سزا دی جائے گی جبکہ اللہ کے بنائے ہوئے حقوق کی حق تلفی پر اللہ کی عدالت میں بھی پکڑ ہو گی۔

عورت سے معاشرہ ہے۔ اس کی تعلیم و تربیت نسل سنوار سکتی ہے۔ قومی ترقی میں ان کا عمل دخل فلاح کی ضمانت ہے اور ویسے بھی عورت کی ہی وجہ سے اس کائنات میں رنگ ہے۔

بقول اقبال:

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

Scanned with CamScanner